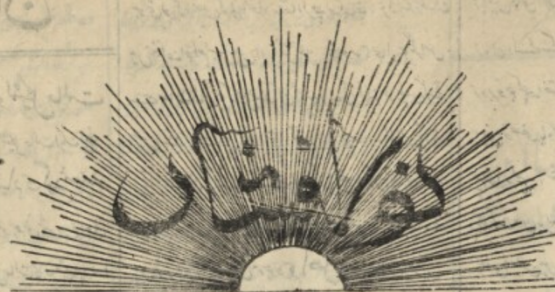




قیمت سالیانہ بلا محصول ۱۲۰
تحقیق نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی
قیمت سالیانہ معہ محصول ۱۲۰

نمبر ۳۵ جلد ۱۱ | لودیانہ ۳ اگست ۱۸۸۳ء | قیمت فی پرچہ ۱ پائی

گلدستۂ اخبار

امیر کابل کی بابت مشہور ہی کہ اُس کو سردار عزیز خان نے قتل کروڈالا ہی= **روس** کا سفیر جو امیر کابل کے پاس آیا تھا وہ بخارا کی طرف بھاگ گیا ہی= **ہرات** میں غدر برپا ہوگیا ہی اور کابل اور ہرات کا راستہ بند ہی= **قندہار** کے باغی سرداروں نے عزیز خان کو اپنا سپہ سالار بنا لیا ہی= **جلال آباد** کا حاکم معہ ایک ہزار سواروں کے کابل کیطرف روانہ ہوگیا ہی= **مہاراجہ دلیپ سنگھ** صاحب سے سفر ہند کا ارادہ ملتوی کرایا گیا ہی= **پنجاب** گورنمنٹ قحط کے دفعیہ کے لئے سرگرمی سے طیاریاں کر رہی ہی= **مرو** کے باشندوں نے زار روس سے درخواست کی ہی کہ ہمکو اپنی سلطنت کے سایہ میں رکھو= **خان** خیوا نے مرو پر اپنا قبضہ کر لیا ہی= **غار** کے خان سے زار روس نے عہد و پیمان کر لیا ہی کہ جب کبھی ضرورت ہو تو روس کی فوجیں بلا روک ٹوک بخارا کی حد سے گذرا کریں= **چینی** فوج میں جاپان کی ساخت کی بندوقیں تیار ہو رہی ہیں= **سرحد** چین پر روس کی فوج ۴۰ ہزار تک بڑھائی گئی ہی= **روس** نے ستر ہزار فوج آرمینا کی سرحد پر تعینات کی ہی= **لاہور** کے گرجا کے لئے لنڈن میں ۴ ہزار روپیہ جمع ہوا= **راولپنڈی** میں شراب فروشوں کی دوکانیں کم کرنے کا حکم ہوا ہی= **سُنا** جاتا ہی کہ حاکم ترکستان کی سازش کا امیر کابل شکار ہوئے ہیں= **مفسدان** سپین نے بارسیلونا میں ایک ریل گاڑی لوٹ لی= **مشہور** ہو رہا ہی کہ پنجاب میں محصول جنگی بند ہونیوالا ہی= **آجکل** ہندوستان کے اکثر شہروں میں اس امر پر بحث ہو رہی ہی کہ ہند کا غلہ باہر نہ جانے پاوے= **طوفان** زدگان سورت کا امدادی چندہ ایک لاکھ تک پہونچ گیا ہی= **سر سالار جنگ** کا یادگاری چندہ تین لاکھ روپیہ ہو گیا ہی= **روس** اور فارس کی حد بندی میں مشکلات پیش آ رہی ہیں= **مصر** میں اب بالکل سعید نہیں رہا ہی= **بمبئی** کے سوداگروں نے دیسی کپڑے کی آڑھتیں عرب فارس ایشیائی روم اور جنوبی افریقہ میں قایم کر دی ہیں= **گورنمنٹ** ہند نے فوجی گوروں کو بڑی تاکید کی ہی کہ شکار کے وقت بڑی احتیاط سے بندوق چلایا کریں= **سلطان** روم انگریزوں سے درخواست کرتا ہی کہ مصر میں تم اپنا قیام مت کرو= **خدیو** مصر اور وزارت روم کے درمیان خط و کتابت ہو رہی ہی کہ مصری فوج میں رومی سپاہی بھرتی ہوا کریں یا نہ= **اخوند** سوات کا فرزند شدت زخموں سے سخت تکلیف اُٹھا رہا ہی= **تبت** کے علاقہ کا نقشہ معہ سرحد کشمیر روس کے انجنیروں نے تیار کر لیا ہی= **ہندوستان** کے کسی ضلع میں خاطرخواہ بارش نہیں ہوئی ہی= **حاکم** لالپورہ کابل کی جانب روانہ ہو گیا ہی= **برہما** میں ایک روسی جاسوس وارد ہی= **کوہ مری** کا ٹھیکہ کلکتہ کے سوداگروں نے ۲۰ لاکھ پر لیا= **حیدرآباد** کے پیشکار صاحب کی تنخواہ میں دس ہزار ماہوار زائد کیا گیا= **مرحوم** سالار جنگ کے فرزند کی ماہوار تنخواہ پندرہ ہزار ہی= **ریاست** ٹرانکور میں ہند کا ایکٹ اسٹام مروج ہو گیا ہی= **میجر** ہیرنگ صاحب ۲۳ تاریخ کو شملہ سے روانہ بمبئی ہوئے= **پارلیمنٹ** انگلستان ۲۰ اگست کو بند ہو گی= **کوہاٹ** سے خبر آئی ہی کہ درہ کے آفریدیوں نے گورنمنٹ پنجاب کے ساتھ بات چیت کرنیکے لئے ۱۲ آدمی شملہ کو روانہ کر دیئے ہیں= **امریکہ** میں ایک امیر کے پاس ۶۰ کروڑ روپیہ موجود ہی= **سردار** محمد شریف خان کے مرجانیکی خبر بغداد سے آئی ہی= **فرانس** اور جرمن کے درمیان ایک جدید معاملہ جس سے کشت و خون ہونیوالا ہی

نور افشان

ہندوستان کی آیندہ پولٹیکل حالت

ہندوستان کی موجودہ اور آیندہ پولٹیکل حالت ایک امر غور طلب ہو۔ جبوقت سے کہ **خود اختیاری گورنمنٹ** اور اور ایسے امور کے اجرا کی نسبت گفتگو ہونی شروع ہوئی ہو اُسوقت سے تو ہندوستان کی پولٹیکل حالت کا عام چرچا ہو رہا ہو اکثر مضامین اکثر تقریریں متکلموں کے مذاق اور غور و فکر کے مطابق شایع ہوتے ہیں کوئی تو اندیشہ میں ہو کسی کو بڑی اُمید نظر پڑتی ہو مگر جسطرح کہ دیگر امورات کے اندازہ کے لئے اُصول ہیں اُسی طرح اس امر کے لئے بھی اُصول ہونے چاہئیں +

ہر ملک ہر قوم کی ترقی اور تنزلی بیرونی تاثیروں کی نسبت زیادہ تر اندرونی حالت پر منحصر ہو تواریخ اس امر کی شاہد ہو زمین آب و ہوا اور ہمسایوں کی تاثیر بلاشک ہوتی ہو مگر کسی قوم کی ترقی اور تنزلی اس پر بالکل منحصر نہیں ہو ملک یونان کے مختلف اضلاع اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ اگرچہ آب و ہوا اور دیگر اُمورات انمیں یکساں تھے مگر باشندوں کی عادات و خیالات کے باعث اُنکی تاریخ اور اوصاف میں آسمان زمین کا فرق پیدا ہو گیا تھا اہل فرانس اہل انگلنڈ اہل ہالنڈ و اہل سپین میں سے اکثر لوگ یک ہی وقت ملک امریکہ میں پاس پاس جا کر بسے مگر ان لوگوں کی عادات میں بہت فرق ہو برگ صاحب نے اس اصول کو اسطور سے ظاہر کیا ہو کہ قومیں کبھی قتل نہیں کی جاتی ہیں وہ خود کشی کرتی ہیں پھر جس حال کہ قوموں کی ترقی تنا اور اندرونی حالت پر منحصر ہو تو یہہ امر کہ اسقدر لوگ ایک خاص حدود کے اندر بستے ہیں ثابت نہیں کرتا ہو کہ یہہ کل باشندے ایک ہی قوم میں مشتمل ہیں سکندر اعظم کا عظیم اتنی سلطنت کا اندرونی اتحاد پیدا کرنے والا سبب تھا مسوقت یہہ سبب فوت ہوا تمام سلطنت جو اُسکے زمانہ میں یک تن تھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی گویا کہ اُنمیں کوئی اتحاد نہ تھا اگرچہ یہہ کہا جاتا ہو کہ ہندوستان میں مختلف اقوام بستی ہیں اور اس میں اتحاد ہونا محال ہو مگر اس سے صاف ظاہر ہو کہ اہل ہند ان اسباب کی طرف غور نہیں کرتے جس سے جمعیت قومی اور اتحاد قلبی پیدا ہو صاف ظاہر ہو کہ ایسا اتحاد کے قایم کرنے کے لئے کم از کم پانچ باتوں کا ہونا ضرور ہو اور جب اُن امور میں سے اکثر کسی قوم میں پائے جاتے ہیں تو وہاں اتحاد بھی موجود ہو **اہل یہود** اس امر میں ایک عمدہ نظیر ہیں اگرچہ ملک بملک در بدر ہیں اور مصیبت میں گرفتار مگر اُنکی قومی یگانگت اظہر من الشمس ہو اگر ہم ہندوستان کی طرف غور کریں تو اُمورات مندرجہ ذیل میں سے کوئی امر کما حقہ پایا نہیں جاتا ہو +

اوّل - قومی یگانگت ہندوستان کی قومی یگانگت تو ظاہر ہی ہو مختلف فریق اس ملک میں بستے ہیں شاید کوئی کہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں یہہ سب خلط ملط ہو جاینگے مگر یاد رہے کہ صدیوں سے یہہ مختلف قومیں پہلو بہ پہلو بستی چلی آئی ہیں مگر تفاوت وہی رہی ہو ہاں اگر چہ تفاوت کے اسباب دور کئے جائیں تو کسیقدر اُمید ہو سکتی ہو +

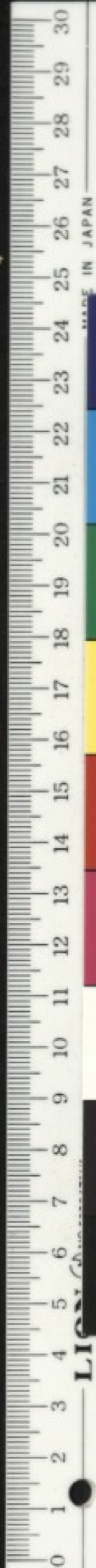
دوئیم - تاریخی اتحاد ہندوستان کی تاریخ میں نہ تو قومی اتحاد ثابت ہو اور نہ اُسکے اسباب موجود ہیں صاف ظاہر ہو کہ جو امر اہل اسلام کے نزدیک قابل پسند ہوئے ہیں اہل ہنود کو اُنسے سخت نفرت رہی ہو نہایت ہی ضرور ہو کہ قومی زندگی کی ابتدا آپس کے فساد جھگڑا جھگڑے سے پاک ہو تا کہ آیندہ نسل کو اتحاد کا شوق ہو مگر اُنکا وجود کمزوری پر وال پڑا اور غیر ملک کا شکار بنا دیتا ہو اہل یہود کی فسح کی عید اور اہل امریکہ کے چہارم جولائی کا سالیانہ جلسہ جس میں ہر فرد قوم حصہ لیتا ہو ان دو قوموں میں عجیب یگانگت پیدا کرتا ہو کیا ہندوستان میں سوائے مخالفت اور آپس کی دشمنی کی یادداشت کے کوئی واقع ایسا بھی ہو جس سے یگانگت کا شوق پیدا ہو کوئی نہیں ایک بھی نہیں +

سوئیم - زبان کا ایک ہونا ہندوستان کی مختلف زبانیں قومی اتحاد میں سد راہ ہیں ایک زبان والے دوسری زبان والے کے مخالف ہیں دور کیوں جاتے ہو تعلیمی کمیشن کے روبرو جو کچھ اختلاف بلکہ جھگڑا زبان کے باعث پیدا ہوا تھا ابھی تو صفحہ یادگار سے مٹا نہیں ہو +

چہارم - اغراض کا ایک ہونا مختلف اغراض بھی یگانگت میں مانع ہیں ذات کی تفاوت مختلف اغراض کی جڑ ہو اس ہی تعلیمی کمیشن میں وہ لوگ جو حب الوطنی کا دم بھرتے تھے یہہ دل سے یہہ چاہتے تھے کہ نیچ ذاتوں میں ابتدائی تعلیم تک نہ دیجاوے اور پادریوں کے سکولوں سے امداد روکی جاوے صرف اسواسطے کہ نیچ قوموں کو یہہ لوگ تعلیم دیتے ہیں +

پنجم - ایک ہی مذہب کا ہونا اختلاف مذہب بھی اس اتحاد میں روک ہو مذہب مجلسی اتحاد کو بڑا زور بخشتا ہو کیونکہ اُسکی تاثیر دلوں پر ہوتی ہو اگر کوئی ہندو کسی دوسرے مذہب کو اختیار کرے تو دیکھئے کہ باوجود ذات و زبان و قوم و غیرہ و غیرہ میں کچھ تبدیلی نہ آنے کے مذہبی اختلاف سے کسقدر جُدائی پیدا ہو جاتی ہو اگرچہ یہہ ثابت ہو کہ ہندوستان میں مسیحی مذہب بیتابیت سے پھیلتا جاتا ہو مگر تو بھی ذات کسقدر مخالفت پیدا کرتی ہو حتّی کہ مسیحیوں کو خارج سمجھتی ہو اسیطرح اگرچہ مسیحی مذہب کا یہہ ہرگز ہرگز اصول نہیں ہو کہ نفاق پیدا ہو ذات یہہ نفاق پیدا کرتی ہو اگر اہل ہند کی خواہش ہو کہ قومی اتحاد پیدا ہو تو ضرور ہو کہ اتحاد کے حقیقی بندھن پیدا کئے جائیں ظاہری اتحاد کا انجام سخت نفاق ہو تاریخ اس امر کی شاہد ہو کہ بہت سی قومیں ظاہری اتحاد اور بیوقت کے جوش سے برباد ہو گئیں مناسب ہو کہ اہل ہند سوچ سمجھ کے ہندوستان کی پولٹیکل حالت کو ترقی بخشیں +

آخر میں ایک امر قابل غور یہہ ہو کہ تمام امورات ایک راستباز آسمانی حاکم کے قبضہ میں ہیں اگر کوئی قوم اقبالمندی حاصل کرنا چاہتی ہو تو اس قول کو یاد رکھے راستبازی قوم کو بلند کرتی ہی کیا ہی خوب کسی نے کہا ہو وہ قوم اور وہ مملکت جو خدا کی بندگی نہیں کرتی برباد ہوگی مبارک وہ قوم ہو جسکا خدا خداوند ہو



مراسلات

نمبر ۵

کتاب اسلام و مسلمان

تصنیف جناب مولوی سید محمد حسین صاحب اغلب پوھانی سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر اودھ اخبار

ری ویو

دوسرا ضمیمہ

سلسلہ قایم کرنے کے لیے دیکھو اخبار نور افشاں مطبوعہ ۱۳ جولائی سنہ ۱۸۹۳ء

نوٹ یہ جدید زمانہ کے ذی علم اور مسیحی مصنف پادری تارا چند صاحب ہوم مشنری ایس پی جی مشن کرنال پنجاب نے **سفیر ہند** امرتسر میں

عنوان آپ جناب پروفیسر رام چندر صاحب مرحوم انجنئیر کی مختصر سوانح عمری لکھی تھی مگر اسقدر کچھ دنوں واقفیت ... اسکا سبب یہ ہے جو بیس سال سے برابر واقف کار ... معلوم ہوا کہ منجملہ پروفیسر صاحب دہلی کے شریف اور عالی خاندان لوگوں میں سے تھے۔ پرانے دہلی کالج میں مدتوں تک ہیڈ ماسٹر رہے اور پھر کالج مذکور کی تباہی کے بعد رڑکی کالج میں پروفیسر رہے۔ بعد ازاں ریاست پٹیالہ میں جناب کے نامدار اولوالعزم بکرماجیت فرمانروا مہاراجہ مہندر سنگھ مہندا بہادر مرحوم کے تعلیم کے اتالیق رہے۔ اور پھر ریاست مذکور کے ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن رہے۔ پہلے مسیحی دین کے منکر تھے۔ اگر کچھ بے ادبی نہ ہو تو یوں کہیں کہ دشمنوں میں اُٹھاتے تھے لیکن پھر مسیحی ہوئے اور مسیحی بھی کیسے فرشتہ طینت اور فلسفر موسوف صوبہ بنگالہ اور بمبئی میں برابر میں شاید کوئی انکا ثانی ہو۔ ہوا انہوں ممالک مغربی و شمالی اور صوبہ اودھ اور پنجاب اور اور ہند کے صوبوں میں کوئی دوسرا مسیحی دین کی تحقیق اور تدقیق میں ابھی کوئی ایک نرالی طرز اور خاص ڈھنگ اور انوکھے تلاش کی کتابیں لکھیں اور جدید علوم اور فنون میں بھی بہت سی نایاب کتابیں تصنیف اور تالیف اور ترجمہ کیں وہ عمدہ رائی ایک برجستہ اور عدیم النظیر کتاب اعجاز قرآن نام میں یک مرتبہ **تثلیث** کا بیان کرتے ہیں ہم اس کو اپنی تائید میں بجنسہٖ نقل کرکے نذر ناظرین کرتے ہیں۔ ہم کو امید ہو کہ ناظرین مرحوم کی فلاسفرانہ دقیقہ رسیوں میں غور سے نگاہ فرمائینگے +

وھو ھذا

طریق نجات

جسمیں خدا کی ذات اور صفات کا مختصر بیان ہے

منقول از کتاب اعجاز قرآن جملہ نمبر ۴ صفحہ ۱۹ و ۲۰

متعلق بحث دفعہ ۲۶ تحقیقات جناب عبد الله آتھم صاحب

پروفیسر رام چندر صاحب مرحوم الملقب

قولہ ... ظہور ہے اقنوم ثالث کے ظہور شخصی اللہ تعالی کا ازل سے تھا اور اسی ظہور ازلی اللہ تعالی کو **کلمۃ اللہ** اسلیئے کہتے ہیں کہ جیسے کلمہ سے مقصد عقلی و باطنی ظاہر ہوتا ہے اسیطرح ظہور شخصی ازلی اللہ تعالی سے مقاصد عقلی الوہیت باطنی کے ظاہر ہوتے ہیں یہیں یاد رکھنا چاہیے کہ کلمۃ اللہ سے ظہور شخصی ازلی اللہ تعالی مراد ہے اور یہ ظہور شخصی ازل سے ابد الآباد تک نور عقل باطنی سے عاقل اور منور ہے اور یہ بہی خدا شخصی واحد ہے کہ سارا عالم تسلیم کرتا ہے سوائے اُن منکرین خدا کے جو کہ اسکی شخصیت واحدیت کے قائل نہیں اور اپنے تئیں بیدا آتی و ... کہتے ہیں

اور اُن کا قول یہہ ہے کہ اللہ تعالی عاقل نہیں ہے بلکہ عقل محض ہے وہ عالم نہیں ہے اور نہ منور ہے بلکہ علم محض اور نور محض ہے غرض یہہ کہ خدا کوئی شخص واحد علحدہ نہیں ہے مگر کسی شخصیت صورتوں بیشمار اور رنگارنگ سے اس عالم میں ظاہر ہوتی ہے مثلاً فرشتوں اور انبیا اور اولیا اور آدمیوں اور جانوروں وغیرہ میں خلاصہ یہ کہ ان منکرین خدا کا مذہب ہمہ اوست ہے اور نہ ہمہ از اوست اور اسی واسطے وہ عالم کو قدیم کہتے ہیں یہاں منکرین خدا سے قطع نظر کرکے ہم مقصد اصلی کی طرف رجوع کرتے ہیں +

چونکہ عقل و نور باطنی میں اور شخص عاقل اور منور میں امتیاز حقیقی ہے خواہ اسی امتیاز کو کثرت اعداد اس کی سفیدی سے خواہ کسی اور تشبیہ سے بیان کریں اور چونکہ عقل اور نور باطنی مرتبہ اولیت اور صمدیت اور الوہیت کا رکھتا ہے اور شخص عاقل اور منور رتبہ ثانیت اور معلولیت اور ابنیت کا رکھتا ہے اللہ تعالی کہ منبع الوہیت باطنی ہے وہ اب کہلایا اور اسکا ظہور شخصی ازلی یعنی کلمہ اسکا بیٹا کہلایا اور اصل ابوت اور ابنیت یہی ہے +

اور واضح ہو کہ نور عقلی باطنی خدا میں اور نور عقلی باطنی انسان میں دو فرق عظیم ہیں +

اقل تو یہہ کہ نور عقلی باطنی خدا میں غیر محدود ہے اور انسان میں محدود +

دوم یہہ کہ انسان میں ہو سکتا ہے کہ وہ موافق احکام اپنے نور عقلی باطنی کے نہ چلے بلکہ سرکشی کرے +

چنانچہ ایسا ہی آدم کے وقت ہوا کہ وہ خود اور اس کی اولاد یعنی آدم نور عقلی باطنی عطیہ خدا سے منحرف ہوئے اور گناہ کیا اور جنت باغ عدن سے مردود اور مصیبت اور ہلاکت میں گرفتار ہوگئے اور اسی حالت انسانی میں ممکن نہیں ہے کہ آدمی کو جانتا ... ہے اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ اگر نور عقلی باطنی انسان میں بہت زیادہ بھی ہوتا تو بھی وہ لایق حیات ابدی کے نہیں ہو سکتا تھا کسواسطے کہ جب تھوڑے سے نور عقلی باطنی کے احکام کی فرمانبرداری نہیں کی تو کیا ضرور ہے کہ بہت سے نور عقلی باطنی کے احکام کی

تا ابد اُس سے ... نہیں آ سکتا آدمی اگر
عمل بھی کرے پس ظاہر ہے کہ انسان کو حیاتِ ابدی حاصل ہونیکی یہہ تدبیر باقی رہی کہ او تعالیٰ کسی حکمت سے اُس کے سارے گناہوں کا کفارہ کر دے تاکہ اُس کے عدل اور حکومت میں فرق نہ آئے اور اُسکی طبیعت کو بالکلیہ بدل دے تاکہ وہ آئندہ کو لئے نورِ عقلی باطنی کے احکام کو ایسا عزیز رکھے جیسے کہ خود او تعالیٰ اپنے نورِ عقلی باطنی کے احکام کو عزیز رکھتا ہے اور اِس معنے سے انسان وحدت او تعالیٰ سے حاصل کرے اور اِس طریق سے حیات اللہ پائے کہ وہی حیاتِ ابدی ہے +

یہاں سے ظاہر ہے کہ سوائے نورِ عقلی باطنی کے او تعالیٰ میں ایک تحریکِ طبعی محبتِ کامل کی ہے کہ جسکے باعث سے او تعالیٰ کو کل احکام نورِ عقلی باطنی کے ہمیشہ طبعاً عزیز رہتے ہیں اور ممکن نہیں کہ او تعالیٰ میں کوئی بات بھی خلاف احکام نورِ عقلی باطنی کے سرزد ہو اور یہہ کمال او تعالیٰ کا ہے اور یہی حیاتِ ازلی و ابدی اللہ کی ہے کہ اُسکو زوال نہیں ہے اور اِس تحریکِ طبعی محبتِ کامل باطنی او تعالیٰ کو روحِ حیات اور روحِ حق اور روحِ امین اور روح القدس وغیرہ کہتے ہیں لیکن انسان میں یہہ تحریک طبعی باطنی محبت کامل کی نہیں ہے اور جو کچھ اُسمیں سے شروع میں آدم کو ملا تھا وہ فقط قدرے قلیل تھا اور سوائے ازیں وہ بھی اُس میں بطریق طبیعت کے قائم نہیں کیا گیا تھا پس آدم نے اِس تحریک و تقاضائے محبت کو نہ مانا اور اِس طریق سے وحدت اور حیاتِ ابدی اللہ سے محروم ہوا +

جو کچھ اِس دفعہ میں اِس جا تک نسبت اب اور ابن اور روح القدس کے بیان ہوا ہے اُسکا خلاصہ یہہ ہے کہ اب اُس مبدءِ اُلوہیت سے مراد ہے جو نورِ عقلی باطنی او تعالیٰ میں ہے اور اُس سے کل احکام و علوم و ہدایات مستخرج ہیں اور ابن یا کلمہ وہ ظہورِ شخصی ازلی او تعالیٰ کا ہے جو کہ ایک شخص نورِ عقلی باطنی سے عاقل اور منور ازل سے ہے اور روح القدس وہ تحریکِ باطنی محبت کامل کی او تعالیٰ میں ہے جس کے باعث سے او تعالیٰ احکامِ نورِ عقلی باطنی کو ازل سے طبعاً عزیز رکھتا ہے یہہ ہے تثلیث فی الوحدت یعنی اب اور ابن اور روح القدس ایک خدا ہو کر (ھمہ) نصاریٰ

موافق انجیل کے مانتے ہیں اور یہہ توریت کے مطابق ہے اور قرآن اِس کے ہرگز مخالف نہیں +

اِسی دفعہ میں پہلے بیان ہوا ہے کہ انسان کے لئے حیاتِ ابدی اللہ ممکن نہیں ہے اِلا جب کہ او تعالیٰ اُس کے سارے گناہوں کے لئے کفارہ مقرر فرمائے تاکہ اللہ کے عدل اور حکومت میں فرق نہ آئے اور آئندہ کو انسان کی طبیعت بالکلیہ بدل دے تاکہ وہ احکامِ نورِ عقلی باطنی کو ویسا ہی طبعاً عزیز ہمیشہ کے لئے رکھے جیسے کہ خود او تعالیٰ رکھتا ہے اور اِس معنے سے اپنے رب سے واحد ہو جائے چنانچہ او تعالیٰ نے اپنے رحم و کرم سے ایسا ہی انتظام کیا ہے کہ اسکی تکمیل قیامت کے دن ہوگی اور اسکی تفصیل یہہ ہے +

موافق حکم باپ کے یعنی موافق حکم نورِ عقلی باطنی ازلی کے اور مطابق روح القدس یعنی تحریک طبعی باطنی محبت ازلی کے ابن یا کلمہ نے کہ ظہورِ شخصی و ازلی ہے اور ازل سے نورِ عقلی باطنی سے عاقل و منور ہے جامہ انسانیت اختیار کیا اور سوائے گناہ کے سب خواص و صفاتِ انسانی قبول کئے اور بصورت آدمی اور نوکر عاجز کے ظاہر ہوا اور وہ اِسطرح کہ تا اِس سلسلۂ آدم کا قطع کرکے بطنِ مریم بطولے بغیر باپ پیدا ہوا اور اِس طریق سے سرکش انسانیت قدیم کو کہ اُس میں آدم کے وقت سے شیطان اثر کر رہا ہے اور اُسکی تحریک خبیث سے کل بنی آدم سے گناہ سرزد ہوتے ہیں بالکلیہ محکوم اور صاف کرکے اپنے اوپر اُٹھا لیا اور اِس طور سے قائم مقام کل بنی آدم گناہگاروں کا ہوا تاکہ فتوئی ہلاکت کو جو کہ بوساطت آدم کے کل بنی آدم پر نازل ہوا اور عمل کر رہا ہے اپنے اوپر لیوے اور موت صلیبی قبول کرکے کفارہ گناہ بنی آدم کا کرے اور قبر میں دفن ہو اور تیسرے روز پھر جی اُٹھے اور صدہا ایمانداروں کے سامنے آسمان کو صعود کرے تاکہ ظاہر ہو کہ کفارہ گناہِ انسانیت کا ہو چکا ہے اور اُس کو بوساطت ابن اللہ کے بعد موت کے قیامت ہوئی ہے اور حیاتِ ابدی حاصل ہوئی ہے اور تاکہ بنی آدم جو اِس احسانِ عظیم او تعالیٰ کو

انیں اور ایمان لائیں تو بعد مسمار ہونے اِس جسمِ خاکی سے کر بالکلیہ خمیر تا ایک آدم سے ہے وحدت اِس ظہورِ انسانی کلمۃ اللہ یا ابن اللہ سے حاصل ہو یعنی جسم و روح مسیحائی اُنکو ملے اور وہ عیب اور موت سے بالکلیہ واقف ہو جائیں اور سعادت اور سرور ابدی کا مزہ اُٹھائیں اِس ظہورِ انسانی کلمۃ اللہ کا نام **یسوع المسیح** ہے +

تجلی اللہ بصورت و صفاتِ انسانی سوائے گنہگاری کے عقل کے موافق جائز ہے اور مطابق توریت کے ہے اور قرآن کے بھی مخالف نہیں بلکہ موافق ہے چنانچہ **شاہ عبد العزیز صاحب** اور قاضی بیضاوی صاف لکھتے ہیں کہ قرآن سے ثابت ہے کہ اللہ میں صفت ادنیٰ صورت میں تجلی کرنیکی ہے چاہیے تفاسیر اہلِ سنت و جماعت اور خصوصاً تفسیر عزیزی سپاروں بست و یکم اور سی ام ٢١ ٣٠ میں اُن مقاموں کو تلاش کرکے مطالعہ کرے جہاں ذکر ہے کہ خدا تعالیٰ واسطے عدل و انصاف کے آسمان سے مع ملایک نزول کریگا اور کرسی پر جلوس کریگا

یہہ خلاصہ دینِ عیسوی کا موافق انجیل کے ہے **انتہیٰ**

راقم صمیم — باقی آئندہ

لنوٹ

ناظرین کو معلوم ہو کہ یہہ نادر اور بہت ہی صحیح انتخاب یا اقتباس ہم نے اِس غرض سے کیا ہے کہ یہہ بات معلوم ہو جائے کہ متنازعہ مسئلہ کی تحقیق کچھ یورپین اور امریکن عالموں اور فاضلوں ہی کی نہیں بلکہ ایشیائی فاضلوں کی بھی یہی تحقیق ہے اِس موقع پر ہم بہت ہی مناسب سمجھتے ہیں کہ اہلِ اسلام کے ایک بحر العلوم اور سراج کامل اور متقی الدین عربی کا قول پیش کریں جو وہ خدا کی ذاتِ اقدس کے بارہ میں کہتے ہیں کہ

از روئے تحقیق ہمہ عین ست نہ غیر
وز روئے تعین ہمہ غیر ست نہ عین

یعنی جب ذات کی تحقیق کیگئی تو ماسوا اللہ کے کچھ حقیقت نہ نکلی اور جب تعینات ٹھہرائے گئے تو بظاہر غیر کے

سوا کچھ نظر نہ آیا گو یا یہہ خدا کی ذات کی حالت انسان کے
قیاس کے رو سے ہی کہ جو مخالف عقل وغیرہ جنہیں کو
وحدت فی الکثرت ہی اور یہہ کہ اس سے کفر لازم نہیں آتا
بلکہ حقیقت یوں ہی ہی۔ منہ

بقیہ

نظر اجمالی بر کتاب المسمی تبیین الکلام فی التفسیر التوریت والانجیل علی ملت الاسلام مولفہ سید احمد خانصاحب بہادر

مرقومہ

المتفقر الی اللہ الصمد سید یوسف حامد مسیحی

المقدمہ عاشرہ از حصہ اول

دوئم مثال میں سید صاحب بہادر حضرت آدم علیہ السلام کے لئے ایک شریعت فرض کر کے دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت میں حلال و حرام جانور چرند و پرند کا خون و چربی بھی حلال تھی حضرت نوح علیہ السلام کی شریعت میں وہ حکم منسوخ ہوا اور خون جانوروں کا حرام ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں وہ حکم بھی منسوخ ہوا اور خون و چربی اور سور اور بعض اقسام کے جانوروں کے حرام ہوئے اِس دعویٰ کی دلیل پیدائش کے اول باب کی ۲۹ آیت اور ۹ باب کی ۳ آیت اور استثنا کے ۱۴ باب ۹ آیت اور احبار ۱۱ باب ۲ سے ۸ تک اول منسوخ اور دوئم ناسخ پھر دوئم منسوخ اور سوئم ناسخ بیان کرتے ہیں۔ اب بعد نقل حوالہ جات مذکورہ ناسخ و منسوخ کا منشا دریافت کیا جائے اوّلاً پیدائش کا پہلا باب ۳۰ آیت اور زمین کے سب چرندوں کو اور آسمان کے سب پرندوں کو اور سبکو جو زمین پر رینگتے ہیں جس میں زندگی کا دم ہی اور سب طرح کی سبزی اُن کے کھانے کے لئے دیتا ہوں اور ایسا ہی ہو گیا انتہا۔ سید صاحب کے زعم میں یہہ منسوخ ہو گئے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں بعد اختتام طوفان لیکن یہ صریح ہے کہ اس آیت سے فقط اجازت کھانے ہی کی اس سے نہیں معلوم ہوتا ہی کہ چربی و خون و گوشت و استخوان کھانا چاہیئے یا نہیں کھانا چاہیئے بلکہ ایک عام اجازت دی گئی ہی کہ جس سے شبہ باقی نہ رہے کہ کھانا چاہیئے یا باز رہنا چاہیئے چونکہ بعد جمیع حیوانات مخلوقات خدا نے حضرت آدم کے املاک میں کر دی گئیں اور فقط غرض اِس سے اجازت ہی کہ حضرت آدم اُن پر قابض ہو کر فائدہ حاصل کرے اُس کو اختیار ہی کہ نباتات کھاوے یا نہ کھاوے یا حیوان کھاوے یا نہ کھاوے غرض متکلم کی فقط اسقدر ہی کہ اِن اشیاء موجودات حضرت آدم علیہ السلام کی ملک میں کر دی اُس سے نہیں ثابت ہوتا ہی کہ کل اشیاء کیا حیوانات و کیا نباتات کے کل اجزا معہ پوست و استخوان چٹ کر جاوے اور یہہ بھی واضح رہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے گنہگار ہونے کے قبل یہہ اجازت دی گئی تھی کہ جس وقت حضرت آدم علیہ السلام بیگناہی کی حالت میں تھے سید صاحب پیدائش کے ۹ باب کی ۳ آیت کو ناسخ بیان کرتے ہیں اور وہ عبارت یہہ ہی کہ خدا نے حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ سب جیتے چلتے جانور تمہارے کھانے کیواسطے ہیں میں نے اُن سب کو نباتات کی مانند تمہیں دیا مگر تم گوشت کو لہو کے ساتھ نہ کھانا کہ اسکی جان ہی اِس عبارت سے کوئی نسخ کی صورت نہیں پائی جاتی ہی اول حکم میں لہو کے کھانے کی اجازت ثابت نہیں ہوتی ہی اور نہ ثانی سے ظاہر ہوتا ہی کہ اول جو میں نے حلال کیا تھا اب اُس کو حرام سمجھکر نہ کھانا فقط اول میں اُسکو استثنا نہیں کیا بلکہ عام اجازت دی اور علاوہ اِسکے اول حکم بیگناہی کی حالت میں تھا دوئم گناہ کی صورت میں دیا گیا نہ اول منسوخ اور نہ ثانی ناسخ بلکہ یہہ وہی ایک حکم ہی کہ جو حضرت آدم علیہ السلام کو دیا گیا تھا دوبارہ بعد طوفان نئے سر سے اُسکو یاد دلایا فقط اِسمیں لہو کے نہ کھانے کی زیادہ تفصیل ہی اول حکم میں خدا کا تشریح نہ کرنا اِسپر دلالت نہیں کرتا ہی کہ خدا نے پہلے حکم دیا تھا کہ لہو و چربی کھانا اور پھر اُسکو منسوخ کر کے منع فرمایا اول مقام جتایا گیا کہ حیوانات و نباتات تمہاری غذا ہی کھانا تمہاری خوشی پر موقوف ہی اسمیں نہ حیوانات تشریح اور نہ نباتات کی تفصیل پھر لہو کی حرمت اور نہ حلت ہی اگر آپ یہہ خیال کریں کہ جس حال میں قبل ممانعت لہو و چربی کے حلت نہیں تھی تو وجہ حرمت و ممانعت کی بے فائدہ تھی تو یہہ قیاس آپ کا غلط ہی کیونکہ جب کسی چیز کی ممانعت کیجاتی ہی تو اُس سے یہہ ثابت نہیں ہوتا ہی کہ قبل یہہ چیز جائز و روا تھی بلکہ یہہ قیاس صحیح ثابت ہوتا ہی کہ لہو و چربی حضرت آدم کے زمانہ میں بھی حرام تھی اور اگر نہ حرام ہوتی تو مضرت اُسکے استعمال سے ممانعت ظاہر ہوتی حالانکہ اُسکی نہ حلت کا ذکر ہی اور نہ حرمت کا بیان ہی اگر یہہ کہو کہ اِس عام اجازت سے واضح ہوتا ہی کہ لہو و چربی بھی حلال ہو تو یہہ لازم ہوگا کہ یہہ عام اجازت سے کل اشیاء نباتات زہر دار اور اشیاء متعفنہ بھی جائز ہوں کہ جن کے کھانے اور پینے سے ہلاکت جان متصور ہیں کیونکہ اُن کی حرمت و ممانعت بھی مذکور نہیں ہی چاہیئے کہ وہ بھی حلال ہوویں حالانکہ ایسا نہیں ہی پس یہہ آپ کی سمجھ و قیاس عام غلط ہی اسیطرح لہو و حیوانات وغیرہ اشیاء کہ جو قابل نفرت ہیں حضرت نوح علیہ السلام کے ایام میں حلال نہ تھیں اور حضرت آدم علیہ السلام کیوقت میں بھی باقی رہا حضرت نوح علیہ السلام کو اُن کی تفصیل کردی اور حلال و حرام میں فرق بتا گیا اِسکی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتی ہی کہ بعد طوفان کے ایک نئی خلقت از سر نو جدید سمجھی گئی اسلئے خدا نے اُنکو آگاہ کیا کہ اِن چیزوں سے پرہیز کرنا کیونکہ بہ نسبت حضرت آدم کے یہہ زمانہ قدرے تاریک تھا اور انسان کے خیال بسبب گناہ کے بگڑ گئے تھے اسلئے خدا نے اُنکو مکروہ کام سے منع فرمایا کہ وے لہو کھانے کے عادی ہونگے تو جب حیوان دستیاب نہونگے تو آدمی کے لہو کے پینے و کھانے سے ہرگز پرہیز نہ کرینگے اسلئے خدا نے اُن کے لہو پینے کی ممانعت کر دی کہ وے اُس کے کھانے سے باز رہیں باقی رہا سید صاحب نے جو استثنا کے ۱۴ باب کی ۹ آیت اور احبار کے ۱۱ باب کی ۲ سے ۸ تک کا حوالہ دیکر پیدائش کے ۹ باب ۳ آیت کو منسوخ بتایا ہی اس کا بھی ذکر

حال ہو لیجئے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں کسی چیز کی تفصیل و تشریح نہیں کی تھی اور حضرت نوح کے زمانہ میں فقط لہو کے کھانے کی ممانعت کی اسیطرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اُن کی زیادہ تشریح کر کے حیوانات خوردنی اور غیر خوردنی میں فرق بتا دیا۔ یہ کہ پہلے جو تم یہ کھاتے تھے اب کھانے سے باز رہو جب یہ نہیں ہے تو نہ اول منسوخ ہوا اور نہ ثانی منسوخ ہوا اور نہ ثالث ناسخ ہو جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ نمبر ۳ مثال میں سید صاحب دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کی شریعت میں سوتیلی بہن سے نکاح درست تھا حضرت موسیٰ کی شریعت میں یہ حکم منسوخ ہوا حوالہ اس کا پیدائش ۲۰ باب ۱۲ میں دیتے ہیں احبار کے ۱۸ باب ۹ و ۲۰ باب ۱۷۔ اور استثنا ۲۷ باب ۲۲۔ آیت کا دیتے ہیں اول کو منسوخ اور دوئم کو ناسخ بیان کرتے ہیں تعجب ہے تو نہ اول منسوخ ہے اور نہ ثانی ناسخ ہے واضح ہے کہ پیدائش کے ۲۰ باب کی ۱۲۔ آیت کی عبارت بجنسہ یہ ہے کہ وہ تو فی الحقیقت میری بہن ہے میرے باپ کی بیٹی پر میری ماں کی بیٹی نہیں ہے سو وہ میری جورو ہوئی انتہا۔ چونکہ حضرت ابراہیم نے اپنی جورو کو اپنی بہن ظاہر کیا اسلئے سید صاحب نے یہ نتیجہ نکالا کہ وہ شریعت ابراہیم میں عام اجازت تھی کہ وے اپنے باپ کی بیٹی سوتیلی بہن سے نکاح کیا کرتے تھے یہ اگر صحیح مانا جاوے تو حضرت آدم علیہ السلام کی جورو حضرت حوا کو آدم کی بیٹی کہا جاوے کیونکہ خدا نے اُسکو حضرت آدم علیہ السلام کے جسم میں سے نکالا تھا اور حضرت آدم نے اُس کو بزبانی خود یہ کہا کہ وہ میرے گوشت میں سے گوشت اور میری ہڈیوں میں سے ہڈی ہے پس اگر حضرت آدم علیہ السلام کی بی بی کو اُس کی بیٹی تسلیم کریں اور یہ دعویٰ کریں کہ شریعت آدم میں بیٹی کے ساتھ نکاح کرنا درست تھا تو بعید از قیاس سید صاحب ہو گا اور اگر حضرت آدم علیہ السلام کی جورو کو اُنکی بہن نہیں سمجھتے ہو اور یہ دعویٰ نہیں کر سکتے ہو کہ شریعت آدم میں بیٹی کے ساتھ نکاح کرنا درست نہیں تھا تو کیا وجہ اور کس سبب سے یہ دعویٰ کرتے ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں سوتیلی بہن سے نکاح کرنا درست تھا اور پھر حضرت موسیٰ کے زمانہ میں وہ حکم منسوخ ہو گیا اور اگر یہ بات جان لینی چاہئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس کوئی شریعت مرقوم نہیں تھی کہ جس میں لکھا ہووے کہ سوتیلی بہن سے نکاح کرنا درست ہے دوم حضرت ابراہیم نے اپنی اولاد کو حکم نہیں دیا کہ سوتیلی بہن سے نکاح درست ہے سوم حضرت ابراہیم نے خوشی خود نکاح نہیں کیا بلکہ اُن کے باپ نے زمانہ جہالیت میں ظاہر ہے کہ اُنکا باپ بُت پرست تھا اور یہ رسم بُت پرستی کی تھی چہارم حضرت سید صاحب کی یہ رائے اگر بجا ان بھی کیجاوے تو یہ بھی لازم ہوگا کہ چونکہ حضرت ابراہیم نے اپنی جورو کو بہن کہا تھا اور حضرت ابراہیم پیغمبر تھے اور اُنکی شریعت میں جورو کو بہن کہنا درست سمجھا گیا اور یہ حکم ابتک منسوخ نہیں ہوا اور محمد صاحب نے حضرت ابراہیم کی ملت کی تقلید کی ہے چاہیئے کہ سب محمدی اپنی جورو کو بہن کہیں [illegible]

چوہوں پر آفت

اس سے چوہے۔ چوہیاں گھر یلا کھیاں۔ چیونٹیاں کھٹمل جھینگر اور حشرات الارض۔ لال بیگ۔ مچھلی گو وغیرہ سب دفع ہو جاتے ہیں۔ قیمت ساڑھے سات جنیس۔ پی ایس میڈن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہے +

اخبارات تاربرقی

پیرس ۱۹۔ اگست۔ ظاہر کیا گیا ہے کہ مقام پیرس پر پیر کے روز گولہ اندازی ہوئی تھی +

لنڈن ۱۹۔ اگست۔ کل رات کو ہوس آف کامنز میں مسٹر گراسن صاحب نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ گورنمنٹ ہند مطلع ہو چکی ہے کہ افغانستان میں ایک روسی آیا ہے اور امیر صاحب نے اُس کو ملاقات کرنیکی اجازت دی ہے مگر اس ملاقات میں کوئی اہم بات نہیں ہوئی ہے اور نیز انریبل جنٹلمین نے بیان کیا کہ اسوقت تک امیر صاحب نے افغانستان کے بیرونی معاملات میں برٹش گورنمنٹ کی ہدایت کے بموجب عمل کیا ہے اور برٹش انکو مستحکم رکھنے کے لئے ایک لاکھ روپیہ ماہواری دیتی ہے +

لنڈن ۱۸۔ اگست۔ سٹینڈرڈ میں جو اس مضمون کی خبر شائع ہوئی تھی کہ سیٹاوی کے جوانوں نے یوسیپیو کو شکست دی اسکی تا حال تصدیق نہیں ہوئی +

طہران ۱۸۔ اگست۔ شاہ فارس نے جواپنے مشرق صوبجات کو گئے تھے مشہد میں پہونچ گئے یہاں خبر آئی ہے کہ سعود جنکو شاہ موصوف نے سپیشل سفارت پر روانہ کیا تھا ہرات کی راہ سے کابل کو گیا ہے +

پشاور ۲۱۔ اگست۔ پشاور میں یہ افواہ اُڑ رہی ہے کہ امیر عبدالرحمٰن خان کو ایک شخص مسمّٰی عزیز خاں نے جس کو نادر خان بھی کہتے ہیں قتل کر دیا ہے۔ میں نے اس کی نہایت خبرداری سے تحقیقات ہندو سوداگروں اور سردار ذکریا خان صاحب سے جو اب پشاور میں ہیں کی اُنہوں نے کہا کہ ہم نے بھی اس خبر کو سُنا ہے اور خیبر کے اسسٹنٹ پالیٹکل سے بھی یہ خبر پہنچی ہے لیکن جو ایجنٹ امیر کے کیمپ ملا خیل سے آیا ہے جس کو دو دن کا عرصہ ہوا ہے کہ اس جگہ سے روانہ ہوا تھا کہتا ہے کہ مجھکو اس کی خبر نہیں ہے +

کہتے ہیں کہ عزیز خان پسر سابق امیر اعظم خان ایک تند خو شخص ہے اور یہ ہرات سے آیا ہے امیر صاحب کے دربار میں اسکی اچھی طرح سے تعظیم و تکریم نہیں ہوئی اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اُس نے عیسیٰ خان گورنر ترکستان کی ترغیب سے یہ کام کیا ہے اس نے پہلے امیر پر بندوق چلائی بعد ازاں اُن دونوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا +

پشاور ۲۲۔ اگست۔ امیر صاحب کی وفات کی خبر ہر جگہ پختہ خیال کیجاتی ہے کہتے ہیں کہ میر خواص خان خیبری نے جو گندمک میں ہے ایک خاص قاصد کی معرفت یہ خبر اپنے باپ کو بھیجی ہے اور خواص خان پشاور کے سرداروں کے ساتھ اس معاملہ میں گفتگو کر رہا ہے اس خبر کا اسقدر گمان غالب ہے کہ امیر صاحب نے سردار عیسیٰ خان کو ترکستان



کی گورنری سے علیحدہ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ امیر صاحب نے حال ہی میں سردار عبد اللہ خان پسر امیر شیر علیخان مرحوم کی بیوہ سے شادی کی ہے اور اُن کا ارادہ ہے کہ ۲۴ تاریخ کو کابل کی طرف روانہ ہوں ✣

لنڈن - ۲۱ - اگست - یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ صاحب کو ہندوستان کی سیر سے باز رکھے ✣

پشاور ۲۲ - اگست - امیر صاحب کی ڈاک اِسجگہ آئی ہے جو پیر کے روز ماخیل سے روانہ ہوئی تھی اور ڈاک والا کہتا ہے کہ اُسجگہ اُمن و امان تھا ✣

لنڈن ۲۲ - اگست - مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ گورنمنٹ کو کوئی اطلاع اس معاملہ میں نہیں ہوئی کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ صاحب کی سیر ہندوستان ملتوی ہوگئی ہے اور یہہ معاملہ گورنمنٹ کے پاس بھیجا گیا ہے ✣

لنڈن ۲۲ - اگست - کل رات کو ہوس آف کامنز میں سر سٹیفورڈ نارتھکوٹ صاحب نے گورنمنٹ کی پالیسی پر جس کے روسے پارلیمنٹ کی کارروائی ہوتی ہے یورش کی اور علاوہ کئی ایک باتوں کے میڈیگاسکر کے معاملات کی نسبت حضور ملکہ معظمہ کے وزرائے جو تجاہل عارفانہ کا برتاؤ شروع کیا ہوا ہے نہائت شکائت کی بجواب اس کے مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے فرمایا کہ میڈیگاسکر میں کوئی ایسا معاملہ وقوع میں نہیں آیا جو انگلستان اور فرانس کے رابطہ اتحاد کو مضر رساں ہو ✣

باستصواب اُن امور کے جو سر سٹیفورڈ نارتھکوٹ صاحب نے ہند میں لارڈ رپن صاحب کی پالیسی کے بارہ میں بیان کئے مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے فرمایا کہ میں نہائت افسوس کرتا ہوں کہ ایسے اظہارات وسیرائے کی طاقت کو ضعیف کرتے ہیں۔ انگلو انڈین کی رائے حضور ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ معقول بتصور نہیں کرتی کیونکہ جس نوقیت پر وہ مبنی ہیں وہی معدوم کرنے کا منشا ہے۔ اُسکے بعد لارڈ رپن صاحب کے حوصلہ اور امتیاز کی تعریف کی جنسے ایسی پالیسی عمل میں لائی جارہی ہے اور فرمایا کہ سب مخالفت بند ہوجاویگی۔ جب انگلو انڈین اُن خطرات سے واقف ہوجاوینگے جو اُنہیں محض سایہ سا معلوم ہوتے ہیں اسی اثنا میں گورنمنٹ کو استقلال کے ساتھ ہند میں شائستہ سوسائیٹی کے قائم کرنے میں لگا رہنا چاہیئے ✣

مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے اور ایک سوال کے جواب میں ظاہر کیا کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ صاحب کو ہندوستان کے سوم سے روکا جانے کی جو خبر مشہور ہوئی ہے گورنمنٹ کے پاس اس بارہ میں کوئی اطلاع نہیں آئی اور یہہ معاملہ گورنمنٹ کو تفویض ہوا ہے ✣

بمبئی ۲۲ - اگست - کل شام کو سر جیمیس فرگسن صاحب نے عمدہ صنعتوں کی نمائیش پونہ میں کھولنے کے وقت فرمایا کہ تصویریں اوسط کے مطابق ہیں اور صنعت میں ہندوستانیوں کی اسقدر اغراض دیکھہ کر میں نہائت محظوظ ہوں۔ کلکتہ کی نمائیش نے یہاں کی نمائشی اشیا پر اثر کیا ہے اور امید ہے کہ یہہ اور ایسی ہی دیگر نمائشیں ہندوستانی تجارت کو فروغ بخشینگی۔ اور ہندوستانی ساخت کا اسباب ولائیت میں وقر کی نگاہ سے دیکھا جاویگا ✣

لنڈن ۲۲ - اگست - کل رات کو ہوس آف کامنس میں بحث پیش کرنے کے وقت مسٹر گراس صاحب نے ہندوستان میں ایک معقول حدود میں ریلوے لینوں کے اجرا کی تحریک کی جس سے زیادہ غلہ بندرگاہوں میں بہ پہنچ جایا کرے ✣

امیر صاحب کے وظیفہ کی نسبت کہا میں سمجھتا ہوں کہ لارڈ نورتھ بروک آف رپن امیر صاحب کے ساتھ دوستانہ رابطہ بڑھایا چاہتے ہیں جس سے اِسوقت دلی اتحاد قائم ہے۔ سرحدی پیچیدگیوں کے مقابلہ پر امیر صاحب کے ملکی پاسداری کی پالیسی ہماری مضبوط پناہ ہے اور دلی دوستی حجاب سے ارزاں ہے اسلیئے گورنمنٹ ہند کو بہتر معلوم ہوا ہے کہ اُنہیں اپنی حفاظت کرنے کے قابل کیا جاوے ✣

آج نارتھ جرمن گزٹ میں فرانس کے جرمنی پر حملہ کی نسبت ایک آرٹیکل شائع ہوا ہے جس میں فرانس پر یورپ کے آرام میں خلل انداز ہونے کا الزام لگایا گیا ہے ✣

شملہ ۲۳ - اگست - تار کے بھیجنے تک امیر افغانستان کے قتل کیئے جانے کے بارہ میں گورنمنٹ ہند کے پاس کوئی خبر نہیں آئی۔ خیال کیا گیا ہے کہ اگر وہ خبر سچ ہوتی تو گورنمنٹ ضرور مطلع کیجاتی ✣

مسٹر جونس صاحب کمشنر وسط صوبہ جات معہ سکرٹری مسٹر فرنیر صاحب کے آج مراجعت فرما ہوئے ✣

رزیڈنٹ رومی عرب نے خبر بھیجی ہے کہ شریف خان امیر شیر علی خان کا چھوٹا بھائی ۱۲ ماہ حال کو بغداد میں راہی ملک بقا ہوا۔ ظاہراً گرمی کی علالت سے ہلاکت وقوع میں آئی ہے ✣

لنڈن ۲۳ - اگست - ٹائمس کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ ۲ ہزار فرانسیسیوں نے ایک مقام نوکائی پر جو ہنوئی سے ۱ میل کے فاصلہ پر ہے حملہ کیا مگر بعد ایک سخت معرکہ کے پس پا کیئے گئے اور اُن کے ۶۰ جوان مقتول و مجروح ہوئے

پیرس ۲۳ - اگست - آج یہاں کے اخبارات اُس آرٹیکل کے بیان کی جو کل نارتھ جرمن گزٹ میں شایع ہوا تردید کرکے اُسکو فرانس پر بے اشتعال حملہ قرار دے رہے ہیں

لنڈن ۲۴ - اگست - کیپ کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ ۴۱ ویں رجمنٹ کو نٹال سے زولولینڈ کی سرحد پر جانیکا حکم ہوا

سرکاری خبریں

لالہ کنہیا لال صاحب تحصیلدار امرتسر بجائے رحیم شاہ صاحب کے جن کو تاریخ دینے چارج سے اڑھائی ماہ کی رخصت عطا ہوئی ہے ملتان میں عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کا کام کرینگے ✣

پنڈت دوارکا ناتھہ صاحب قائمقام اکسٹرا اسسٹنٹ

کمشنر رہتک ایام غیر حاضری رائے سالگرام صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جھجر میں جو کیم ستمبر سے تین ماہ کی رخصت پر جاتے ہیں انکی جگہ کام کرینگے اور مسٹر اے ڈانس صاحب قائم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کرنال رہتک میں پنڈت دوارکا ناتھ صاحب کی جگہ کام کرینگے +

مسٹر جے ڈبلیو سمکاب صاحب کمشنر انبالہ کو کیم ستمبر سے تین ماہ کی رعایتی رخصت عطا ہوئی مسٹر گولڈ سٹریم صاحب ڈپٹی کمشنر شملہ صاحب ممدوح کی جگہ کام کرینگے اور میجر آنریبل جے سی نیپیر صاحب مسٹر گولڈ سٹریم صاحب کی جگہ ڈپٹی کمشنری کا کام کرینگے +

قاضی محمد اسلم صاحب پروبیشنر فیوڈ سول سروس راولپنڈی کو ۲۴ ستمبر ۱۸۸۳ء سے ۱۲ یوم کی رخصت رعایتی عطا ہوئی +

مسٹر ایچ ڈبلیو ڈین صاحب اسسٹنٹ کمشنر کلو کو تین ماہ کی رخصت ۵ ستمبر سے عطا ہوئی ہے اور بجائے اُن کے مسٹر اے ہیوڈرسن صاحب افسر محکمہ بندوبست جنگلات مقرر ہوئے ہیں جو اپنے کام کے علاوہ اس کام کو بھی انجام دینگے +

مسٹر ٹی جی واکر صاحب افسر بندوبست جالندھر بجائے مسٹر ایف سی ہیگ صاحب فنانشل سکرٹری کے مقرر ہوئے ہیں جو کیم ستمبر سے دو ماہ اور ۲۸ دن کی رخصت پر جاتے ہیں +

میجر آر وار برٹن صاحب پولیٹیکل افسر خیبر کو ۱۵ ستمبر سے ایک ماہ کی رخصت ملی ہے +

محمد لطیف خاں صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جھنگ کو ۲۲ ستمبر سے ۲ ماہ کی رخصت ملی ہے +

لودیانہ

بارش کی طرف سے ساکنان لودیانہ بالکل مایوس ہیں جو دانہ زمین میں ڈالا گیا تھا وہ مارا گیا بلکہ گھاس تک سوکھ گیا ہے سو ربیع کی ہرگز امید نہیں ہے کہ اس میں کچھ پیدا ہووے +

جن ڈاکوں کو جناب مسٹر وار برٹن صاحب بہادر نے اضلاع ممالک مغربی و شمالی سے گرفتار کیا تھا اُن کے مقدمہ کی تحقیقات جناب مسٹر کار شیفن صاحب بہادر کی پیشگاہ میں ہو رہی ہے +

اُستاد کی ضرورت

ہمکو ایک ایسے عیسائی اُستاد کی ضرورت ہے جو انٹرنس پاس شدہ ہو جس کسی کو درخواست کرنی ہو وہ اپنی درخواست مع سند کے ہمارے پاس بھیجے +

المشتہر

پادری ای ایم ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

اطلاع اور اعلان عام

کمیٹی انسداد مسکرات و منشیات

پہلے اس کمیٹی کا جلسہ تاریخ ۱۴ اگست ۱۸۸۳ء بمقام مشن سکول کے بڑے ہال میں ہوا تھا اور منجانب پادری ویری صاحب بہادر و صاحب پریسیڈنٹ و منشی عبد اللطیف صاحب و مسٹر ایم اے مسیح دین صاحب اسسٹنٹ اڈیٹر اخبار نور افشاں درباب قبایح شراب نوشی تقریریں زبانی و تحریری ہوئیں لیکن چونکہ لوگوں کو عام طور پر اُس جلسہ کے انعقاد کی اطلاع نہیں ہوئی تھی اسواسطے اکثر شائقین اُس جلسہ کے مجمع میں داخل ہونے سے رہ گئے جس کا کمیٹی کو بہت افسوس ہے چونکہ اب اس کمیٹی کا جلسہ ۳۱ اگست کو قرار پایا ہے اسواسطے خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۳۱ اگست ۱۸۸۳ء بروز جمعہ بوقت ۶ بجے شام جو صاحب چاہے بمقام مشن سکول اس جلسہ میں شامل ہووے اور اگر کوئی صاحب چاہے تو زبانی اور تحریری تقریریں درباب قبوحات مے نوشی پیش کرے بشرط گنجایش وقت سُنی جاوینگی لیکن کوئی تقریر و تحریر طول طویل قبول نہیں کیجاویگی دس منٹ سے زیادہ کسی تقریر کے واسطے وقت نہیں دیا جاویگا +

المشتہر

قادر بخش خان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لودیانہ وپریسیڈنٹ کمیٹی انسداد مُسکرات و منشیات

ایک مناد کی ضرورت

مقام بمبئی میں جناب پادری جے جی ڈانیلر صاحب کو ایک ایسے عیسائی مناد کی ضرورت ہے جو اہل اسلام کے درمیان منادی کر سکے اور علم عربی و فارسی میں کامل لیاقت رکھتا ہو جس کسی کو درخواست کرنی ہو تو صاحب موصوف یا ہمارے سے خط و کتابت کرے +

المشتہر

پادری ای ایم ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

رسالہ

سیرت المسیح و المحمد

رسالہ موصوف جسکے مضامین اخبار نور افشاں میں بھی شائع ہو چکے ہیں اب وہ مضامین بازیادی چند اور رسالہ کی صورت میں امریکن مشن پریس سیالکوٹ میں چھاپا گیا اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا۔ جناب پادری جی ایل ٹھاکر داس صاحب مشنری پسرور نے جو رسالہ موصوف کے مصنف ہیں اور بھی چند مضامین اضافہ کر کے ہمارے پاس طبع ہونے کے لیے بھیجا ہے اور یہ رسالہ ۲۰ صفحہ بطرز کتب بمبئی چھاپا جاویگا مگر جبتک خریداروں کی کافی تعداد جمع نہ ہو جائے تب تک چھپنا ملتوی رہیگا اور قیمت صرف ۲ مع محصول ڈاک قرار پائی ہے لہذا برائے اطلاع شائقین مشتہر کیا جاتا ہے کہ جلد درخواست بھیجیں +

المشتہر

پادری ای ایم ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

ڈھلے ہوئے پھیپڑے

بہ تقویت ضعف معدہ و درد سر و کھانسی ... ایل پینیوں سے سب رفع ہو جاتی ہیں قیمت ۵ پینس بی ایس مٹن ... کمپنی جنرل ایجنٹ مقام بمبئی سے ملتی ہے +

